۱۴۸
بلاغت مین ہین تشبیہات انکے دشنہ و نشتر
نیستان نخلستان الماس یزہ برشتہ گوہر
خدنگ و ناوک و پیکان سنان و نیزہ و خنجر
کلید و قفل و کلک و پنجہ تار و سوزن و مسطر

خبر کفار کی لیتی ہین یہ مژگان لڑائی مین
وِلاؔ یہ صلح کل ہین اہلِ ایمان کی بھلائی مین

۱۴۹
باعماعیِ نظر دائم برابر و میزند مژگان
چو مژگان گرم سازد برُخِ خورشید تابستان
باسمان نظر دارد بہم ہمہ نیزہ پنہان
مژہ در دیدہ او بشکند از چہرہ تابان

خجل مژگانِ خورشید از سیہ مژگانِ چشمانش
کہ صد مژگان زرین وا لہ یک موے مژگانش

## نگاہِ مبارک

۱۵۰
کھڑا ہون صورتِ آئینہ تیرے سامنے سروؔ
ٹھہرتی ہی نہین میری نگہ تیری نگاہون پر
نظر آجاے گر تیری نگہ دیکھون نگہ بھر کر
نظر جمتی نہین اپنی تو پھر تصویر ہو کیونکر

مری نظرون مین گر قسمت سے آجاتی نظر تیری
تو پھر میری نگاہون مین سما جاتی نظر تیری

۱۵۱
اٹھائی اسنے پھر اپنی نظر دیکھا محبت سے
نظر سے جب نظر اسنے ملائی عین الفت سے
جمائی اسنے پھر اپنی نظر ہم پر عنایت سے
نظر پر چڑھ گئے ہم اے وِلاؔ اسکی کرامت سے

لہ مژگان برابر زدن۔
عوض کردن و تاختن ۱۲
ٹہ مژگان گرم کردن۔
نثار کردن ۱۲
تہ مژہ در دیدہ شکستن بچشم
اشارت برابر کردن مژگان ۱۲
ثہ مژگان خورشید خطہا
شعاعی ۱۲
شہ مژگان زرین سر مژگان
روشن، اشارہ بر مژگان
خورشید کہ در مصرع
اول است ۱۲

نظر مین آگئی اُس کی نظر دیکھا نظر بھر کر
جمایا اس کا خاکا ہم نے لوحِ چشمِ بینا پر

۱۵۲
نگاہِ پاک کی تصویر مین اعجاز ہاتھ آیا
مرے پہلو مین جب دل اپنی ناکامی سے گھبرایا
نہ اُس کا جسم تھا کوئی نہ آنکھون مین جما سایا
تصور نے نگاہِ پاک کا یہ معجزہ پایا

نگہ میری تری آنکھون پہ آنکھین میری آنکھون مین
عجب اعجاز ہے میری نگہ ہے تیری آنکھون مین

۱۵۳
نگاہِ پاک کی تصویر مین آنکھون مین پاتا ہون
اگر آنکھون سے وہ اندھے ہین کانون سے سناتا ہون
قلم سے لینے مین اہل بصیرت کو دکھاتا ہون
جو سُن سکتے نہین انکو اشارون سے بتاتا ہون

غرض کو مثل جوہر آج محکم کر دیا مین نے
وِلا غیرِ مجسّم کو مجسّم کر دیا مین نے

۱۵۴
نگاہِ تیز کی تشبیہ تیغ و تیر و خنجر سے ہے
کمانِ تیرِ نگہ کی ابروِ خمدارِ سرور ہے
نیامِ تیغ و خنجر وہ غلافِ چشمِ انور ہے
وِلا کفار کے دلمین انھین کا خوف ہے ڈر ہے

محبّت کی نگہ مخصوص ہے اربابِ ایمان سے
مروّت کی نظر روشن ہے نقشِ چشمِ خندان سے

۱۵۵
اِسی تارِ نگہ کو سوزنِ مژگان سے ہے رشتا
یہی سوزن سیا کرتی ہے زخمِ دلکو سرتاپا

یہی تارِ نگہ ہے آپکی تسبیح کا رشتا
اسی مین دانہ ہاے اشکِ روشن گوہر یکتا

یہی مژگان ہین چلمن۔ خانۂ دل کے دریچے کی
دریچہ آنکھ ہے اور گھر کی مالک آنکھ کی پتلی

۱۵۶ برہمن اس نگہ کو رشتۂ زنار کہتے ہین
مسلمان اسکو نورِ ایزدی کا تار کہتے ہین
نگاہِ قہر کو ہم تیغِ آتشبار کہتے ہین
نگاہِ مہر کو نازک نظر کا پیار کہتے ہین

نگاہِ مہر سرور کی مسلمانون پہ پڑتی ہے
نگاہِ قہر پیغمبر کی ہر کافر سے لڑتی ہے

۱۵۷ نظر انداز وہ کرتا ہے خلقت کی خطاؤن کو
بچاتا ہے نظر آسان بناتا ہے سزاؤنکو
نظربندی مین رکھتا ہے وہ ظالم کی جفاؤنکو
چھپاتا ہے نظر سے اے ولاؔ اپنی عطاؤنکو

نظربازانِ صورت کو وہ نظرون سے گراتا ہے
نگہدارانِ سیرت کو نظر پر وہ چڑھاتا ہے

۱۵۸ ولاؔ وہ اپنی اُمت کے لئے جب آپ روتے تھے
وضو مین روے روشن آنکھ کے انسوئون سے دہوتے تھے
اسی تارِ نگہ مین اشک کے موتے پروتے تھے
اسی تسبیحِ اقدس سے گہر آب آب ہوتے تھے

اسی تسبیحِ مروارید سے ہم نے صلہ پایا
اسی سے مدحتِ عارض کا ہم نے حوصلہ پایا

## عارضِ مبارک

۱۵۹
ولاؔ تصویرِ حسنِ نورِ عارض تھی بہت مشکل
سراپا دل مرا اندازِ مشکل پر رہا مائل
ہمیشہ عکسِ صورت میں چمک ہوتی رہی حائل
اسی سرور کے سائے میں مرا مقصد ہوا حاصل

چمک اس عارضِ روشن کی گو عارض نظر آئی
مگر تدبیر سے اس چاند کی تصویر اُتر آئی

۱۶۰
ملا جب مو قلم زلفوں کے نازک استعارے سے
نمایاں ہوگئی تصویر اس عارض کے جلوے سے
خطِ مشکیں یہاں ظاہر ہوا عارض کے صفحے سے
چمک اُٹھے بہم رخسار اس سرور کے چہرے سے

فدا ہونے لگے جب چاند سورج نقشِ صورت پر
ہوا مجکو بھروسا ئے ولاؔ اس اپنی صنعت پر

۱۶۱
سخنور عارضِ پُر نور کو چہرا سمجھتے ہیں
وفورِ نور سے اخگر کو وہ شعلا سمجھتے ہیں
خدا معلوم وہ چہرہ کو تیرے کیا سمجھتے ہیں
ہم اس عارض کو مہر و چاند کا ٹکڑا سمجھتے ہیں

اگر عارض مقامِ آمدِ خط کا اشارہ ہے
تو پھر چہرہ ہے مصحف اور عارض اسکا پارہ ہے

۱۶۲
اسی عارض میں ہے شانِ نُح و لِ لفِ عالیشان
اسی قرآن میں ہے سورۂ والشمس کا عرفان
انھیں لفظوں میں ہے عارض اسی عارض میں ہے قرآن
اسی والشمس کے خط سے ملی واللیل کی برہان

وَلا مصحف کھلا رہتا ہے رحلِ خط پہ کعبے مین
اسی کا صفحۂ روشن ہے عارض اسکے چھرے مین

۱۶۳ اسی عارض کو اربابِ لغت رخسار کہتے ہین
اسی کو شاعرِ رنگین بیان گلزار کہتے ہین
بلاغت آفرین اسکو گلِ بے خار کہتے ہین
ہم اس عارض کو روشن مطلعِ انوار کہتے ہین

چو بر آتش پرستان سرورِ ما عارض[له] افروزد
ز تابِ حسن و سوزِ خشم مہر و ماہ را سوزد

۱۶۴ کہا کرتے ہین چھرے کا عرض سارے پری پیکر
ہم اس عارض کو کہتے ہین وَلا انوار کا جوہر
اسے رشکِ قمر کہتے ہین شاہانِ بلند اختر
منجّم عارضِ روشن کو کہتے ہین شہِ خاور

ہوے اِک برجِ روشن مین قرینِ دو نیّرِ تابان
قرانِ مہر و مہ کہنے لگے پھر اسکو ہیأت دان

۱۶۵ گُلِ عارض پہ قربان زلفِ لیلےٰ بلبلِ آمُل
اِسی گُل پر فدا زلفِ بنفشہ کاکلِ سنبل
اسی گُل سے ٹپکتا ہے پسینہ مثلِ عطرِ گل
اِسی گُل کے بہارِ حُسن کا مدّاح ہے بلبل

اسی کے رنگ و بو پر گلرخانِ دہر مرتے ہین
وہ اپنے حُسنِ عارض کو تصدق اسپہ کرتے ہین

۱۶۶ اگر گلپوش ہے عارض تو اُس کا نام گلشن ہے
اگر آتش فشان ہے یہ تو بیشک شعلۂ تن ہے

له عارض افروختن خشمناک شدن ۱۲

| | | |
|---|---|---|
| تجلی ہے اگر اس مین تو پھر یہ برقِ ایمن[1] ہے | | دل افروزی جب اس مین ہے تو نورِ شمع گردن ہے |

ترے عارض پہ قربان برق و شمع و شعلہ و گلشن
اسی عارض سے تیرے نام عارض کا ہوا روشن

| | | |
|---|---|---|
| روایت ہے نہ تھی بالیدگی رخسارِ انور پر<br>ٹپکتے تھے کبھی عارض کے قطرے نافہ اطہر پر | ۱۶۷ | نظر آتی تھی عارض پر تری جیسے گلِ تر پر<br>کبھی رہتے تھے دونون ہاتھ رخسارِ منوّر پر |

غمِ اُمّت کو وان مخفی رکھا سرورِ عالم نے
یہان اِس حُسن سے تصویر اسکی کھینچی ہم نے

## بینی مبارک

| | | |
|---|---|---|
| قلم نے ناک رکھ لی فکر کی تعریفِ بینی مین<br>بڑا مشتاق ہے خامہ کسی کی خوشہ چینی مین | ۱۶۸ | بہت مشہور ہے اپنا قلم باریک بینی مین<br>بڑا ممتاز ہے ممدوحِ حُسنِ نازنینی مین |

ہوا جس دن سے تشبیہاتِ بینی مین قلم داخل
وِلا اس روز سے باریک بینون مین ہم داخل

| | | |
|---|---|---|
| وِلا تعریفِ بینی مین طبیعت ہے بلند اپنی<br>طبیعت وصفِ بینی سے ہوئی جب بہرہ مند اپنی | ۱۶۹ | مگر افسوس رُکتی ہے زبان چلتے ہین بند اپنی<br>سخندانون کو پھر ہونے لگی مدحت پسند اپنی |

شمائل کی کتب بینی سے دُہری ہوگئی قوّت

[1] برقِ ایمن کنایہ از تجلّیاتِ طور ۱۲

ولا بینی کے سوراخون سے پھر بٹنے لگی فرحت

۱۷۰
دماغِ پاک ہے نازک مقامِ بیش اوّر
ٹپک جاتے ہین بینی سے رطوبات دماغ اکثر
اسی بینش کی بینی ہے مرادف ۔ ماخذ مصدر
کہا کرتے ہین اسکو صاحبِ نفاس نام آور

خدا بینی کی رہبر بینیِ اقدس پیمبر کی
تکلیلی ہے سراسر بینیِ اقدس پیمبر کی

۱۷۱
چمن مین غنچۂ گلنار ہے یہ بینیِ اقدس
جمال بینی دستار ہے یہ بینیِ اقدس
نظر مین شعلۂ انوار ہے یہ بینیِ اقدس
بلند و نازک و خمدار ہے یہ بینیِ اقدس

ولا این خامۂ بینی کند معجز طرازیہا
بحرف جانفزا پیوستہ دارد دلنوازیہا

۱۷۲
تعالی اللہ یہ کیسی سُتی ہے آپکی بینی
عروجِ نور ہے وصفِ عروجِ بینیِ عالی
پریزادون نے حیرت سے رکھی ہے ناک پر انگلی
حقیقت مین یہی ہے ناک اس حُسنِ مجسّم کی

مقدس ناک انگشتِ شہادت کی اشارت ہے
ولا انشق القمر اُس ماہِ عارض کی روایت ہے

۱۷۳
بہت نازک ہین نتھنے مرتبے مین لب سی بالاتر
اسی اک راہ سے جاتی ہے بیرونی ہوا اندر
انھین کہنے لگے فرسِ عرب بینی پرہ ۔ منخر
ممدِّ زندگی ہوکر نکل آتی ہے پھر باہر

شمیم عطر و عنبر مغز بین اس سے پاتی ہے
اسی منفذ سے خوشبوئے مبارک ہم تک آتی ہے

۱۰۴
خم ابرو رواق مسجد و گنبد یہی سر ہے
دہن اس مسجد اقصیٰ میں مثل حوضِ کوثر ہے
جبین حضرت اقدس صحن مسجد کے برابر ہے
ولا یہ بینی اقدس اسی مسجد کا منبر ہے

بروئے روشن او بینی نازک اگر بینی
بتوحید خدا بینی کنی توبہ ز خود بینی

۱۰۵
چڑھی رہتی تھی جن کی ناک خود بینی سے اے سرو
اسی سے ناک میں رہتا تھا دم کفار کا اکثر
رگڑتے تھے وہ اپنی ناک اقدام مبارک پر
اسی سے ناک اونچی تھی مسلمانوں کی سراسر

مسلمان بیٹھنے دیتے نہ تھے جب ناک پر مکھی
اسی غیرت پسندی سے رہا کرتی تھی ناک اونچی

۱۰۶
چڑھائے ناک جو رہتے تھے تھا جن کا دماغ اونچا
وہاں نخوت سے جن کفار کے تھا ناک پر غصا
ولا گرتے ہوئے ناک انکو ہم نے بارہا دیکھا
نکل جاتا تھا بہ کر ناک کے رستے دماغ انکا

عرب میں اپنی خود بینی سے جو کافر اکڑتے تھے
وہ اپنی ناک (انھیں قدموں پہ سر رکھکر) رگڑتے تھے

## گوش مبارک

نہ ہاتھ آیا جو ہی اس کان کا حلیہ رسائل سے
[illegible] ہم نے پائے ہین خصائل سے
١٧٧
سنا ہم نے نہ کانون کان کچھ اہلِ شمائل سے
ہوے گوش آشنا گوش مبارک کے فضائل سے

گوشش گل خورد چون از گلِ گوشش تو تعریفش
دو دو گل زگلستان گوش برآوازِ توصیفش

لگا کر کان ہم سُنتے ہین وصفِ گوشِ پیغمبر
کسی تشبیہ مین ہم نے نہ پایا کان کا زیور
١٧٨
دبائے کان بڑھ جاتے ہین لفاظانِ بے حت گر
اگر ہم پوچھتے ہین ہاتھ وہ رکھتے ہین کانون پر

ولا اشعار اپنے جب کبھی کانون مین پڑتے ہین
سخندانان نازک فہم کان اپنے پکڑتے ہین

یہ وہ گل ہین ولا جن پر دل و جان ہی مین گلشن بان
زبرگِ گُل موے گوش نازکش پیشِ سخن سنجان
١٧٩
کوین انکی ہین برگِ گل سے نازک شہرۂ بستان
بسلک مویش از آبِ فضو صد لولوِ غلطان

اسی گوہر سے کہتے ہین صدف کانونکو اہلِ فن
ولا یہ کان ہین یا جوہرِ اسرار کے معدن

لوون کو مہ جبین خورشید زیور دار کہتے ہین
سخنور انکو اوراقِ گل بے خار کہتے ہین
١٨٠
اُنھین اہلِ نظر آئینۂ انوار کہتے ہین
ہم انکو جوہر آویزۂ اسرار کہتے ہین

ولا انکی صفت مین کیون نہ ہو اپنی زبان پیاری

مثل ہے کان پیارے ہین تو انکی بالیان پیاری

انھین گوش مبارک مین سراسر حق نیوشی تھی — ۱۸۱ — انھین سے زلف کی سرگوشیان تھین گرمجوشی تھی
سُنے جاتے تھے سب کچھ لب پہ اک مُہرِ خموشی تھی — گنہ گارانِ امت کا اسلیے پردہ پوشی تھی

شگفتہ گل سخن دانانِ عالم انکو کہتے ہین
یہ اون زلفون کے پیچھے سایۂ سنبل مین رہتے ہین

پسِ گوشِ مبارک گیسوت استادہ خاموشی — ۱۸۲ — وِلا گویند داروددرجہان دیوار ہم گوشی
خطِ عارض زِ زلف عنبرین بکشادہ آغوشی — گلِ گوشِ تو شد از سنبل و ریحان چمن پوشی

بہ تشبیہ ہمایون گوش دریا حلقہ درگوشش
ہا مین محبت جوہر دریا در آغوشش

ہر اک معروض پر وہ کان دہرتے تھے محبت سی — ۱۸۳ — مگر وہ کان کے کچے نہ تھے نفرت تھی تہمت سے
بھرا کرتے تھے گو گفتارانِ کافران کو غیبت سی — نہ چلتی تھی کبھی اس کان پر جون حُسنِ نیت سے

بہت سے کاہنون کے کان کاٹے پختہ کاری مین
بہت سے کاینونکے کان کترے ہوشیاری مین

وِلا پیرانِ کافر طفلِ مکتب بنکے آتے تھے — ۱۸۴ — پکڑ کر کان جنکے وہ اُٹھاتے تھے بٹھاتے تھے
کبھی وہ خود وبائے کان اس محفل سے جاتے تھے — کبھی انکو پکڑ کر کان محفل سے اُٹھاتے تھے

۱ گوش دریا کنایہ از صدف ۱۲
۲ حلقہ در گوش کنایہ از مملوک و غلام ۱۲
۳ جوہر دریا کنایہ از گوہر ۱۲

کبھی وہ گوشمالی کا مزا کانون سے لیتے تھے
کبھی غفلت سے انکے کان سرور کھولدیتے تھے

۱۸۵
فضیلت مین تھے نبیون سے رسول محترم آگے
صفات گوش اقدس مین ہے اورونسے ہم آگے
سماعت تیز تھی اغماض اس سے دو قدم آگے
رہا کرتا ہے جیسے دست کاتب مین قلم آگے

یہان اعضاے اقدس مین شمائل ساتھ رہتے ہین
حقیقت مین ولا حسن سراپا اسکو کہتے ہین

## زلف مبارک

۱۸۶
ولا تصویر زلف پاک کا اب وقت آیا ہے
یہان تار نگہ کو موقلم مین نے بنایا ہے
مری آنکھون نے پیاری زلف کا نقشہ جمایا ہے
سواد چشم نے بہزاد کا خاکا اڑایا ہے

جب اسکے حلقہ ہاے زلف کی تصویر اتر آئی
ہر اک عارض پہ دو دو چاند کی صورت نظر آئی

۱۸۷
نبی بسم اللہ تعریف زلف سرور عالم
ولا کرنے لگے ہندو سے کافر مشورہ باہم
جو کافر زلف کو کافر سمجھتے تھے ہوے برہم
طفیل مصحف عارض ہے دونو پہ غالب ہم

مسلمان کرکے چھوڑا کافرونکو اے ولا ہم نے
جھکا کر انکا سر نیچا دکھایا زلف پر خم نے

۱۸۸
یہی زلفِ رسا بسم اللہ عنوانِ عارض ہے
اسے کافر سمجھنا کافر و کفرانِ عارض ہے
یہی شانِ نزولِ آیتِ خط۔ شانِ عارض ہے
اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمانِ عارض ہے

مسلسل مصحفِ عارض میں ہے تفسیر زلفوں کی
یہاں طغراے اسمِ پاک ہے تصویر زلفوں کی

۱۸۹
اگر زلفوں کو زلفِ شب سمجھتے ہیں سخن پرور
بلاغت نے کہا شبرنگ مشک نافہ و عنبر
شبِ دیجور کہتے ہیں سخن سنجانِ نام آور
شبِ قدرِ مبارک انکو ہم کہتے ہیں اے سرور

یہی معراج ہے فکرِ بلندِ عرش پیما کی
اسی سے ہے فضیلت خلق میں اپنے سراپا کی

۱۹۰
وِلا عارض پہ دو زلفیں ہیں زیرِ سایۂ گل
اسی زلفِ معنبر کا بنفشہ بنگیا بلبل
انھیں زلفوں سے ہے آشفتہ جان آشفتہ دل سنبل
انھیں زلفوں کی شبّو ئی پہ ہے نازاں چمن میں گل

بزیرِ سایۂ اش باشد گلِ گوش و بنا گوشش
مسلسل زخش بگذشتہ از رخسار تا گوشش

۱۹۱
شمیم جانفزاے زلف جب گلشن میں جاتی ہے
چمن کی سیر میں جب زلف آنکھ اس سے ملاتی ہے
وہاں زلفِ عروسِ گلبدن کو شرم آتی ہے
پریشان سر بسر وہ زلفِ سنبل کو بناتی ہے

صبا زلفِ صبا اے زلف کھلاتی ہے گلشن میں

ف۱ زلف شبرنگی شب ۱۲
ف۲ زلف عروس نام گل ۱۲
ف۳ زلف سنبل سنبل باشد ۱۲
ف۴ زلف صبا۔ صبا باشد ۱۲

وہ لہراتی ہوئی بو تیری لیجاتی ہے گلشن مین

| | | |
|---|---|---|
| سمجھتے ہین سخنور چہرۂ گلگون کا برج بلند اسکو<br>کہا کرتے ہین سب صیاد دامِ طوقِ ہندا اسکو | ۱۹۲ | نسیم صبحدم کہتی ہے مشکین پرند اسکو<br>پہلوانانِ گردون جست کہتے ہین کمند اسکو |

حقیقت یہ ہے جتنا منہ ہے اتنی بات کرتے ہین
ہم اُس عارض پہ اِن لفظون سے ذکورات کرتے ہین

| | | |
|---|---|---|
| نگاہِ معدلت مین تازیانہ ہے ترازو ہے<br>دِلا جادوگری آنکھون مین زلف جادو ہے | ۱۹۳ | چمن مین یہ سمن پوش و سمن سا ہے و سمن بو ہے<br>یہان یہ منکرانِ ہند کی آنکھون مین ہندو ہے |

انھین تو نکو ہم کہتے ہین چھوٹا منہ بڑی باتین
اگر ہم ٹوکتے ہین تو وہ سنا دیتے ہین صلواتین

| | | |
|---|---|---|
| سخنور زلف کو جب اژدہا و مار کہتے ہین<br>ہم ان زلفونکو عنبر بیز و عنبر بار کہتے ہین | ۱۹۴ | پریشان حال عاشق اسکو تار و مار کہتے ہین<br>مسلمان اِن کو سبحہ برہمن زنار کہتے ہین |

سخندانانِ نازک فہم کی طبع آزمائی ہے
نبی کی زُلف کو درگاہِ خالق تک رسائی ہے

| | | |
|---|---|---|
| دِلا زُلفِ نبی پرتاب ہے پرخم ہے پیچان ہے<br>غمِ اُمت مین آشفتہ ہے غمگین ہے پریشان ہے | ۱۹۵ | سیہ پوش و سیہ پیکر ہے شب رنگ شبستان ہے<br>ہر اک مداح اس غمخوار پر سو دل سے قربان ہے |

لفظ اژدر و مار بمعنی پیچدار بیان ان ۱۲

بلاکی زلف ہے اور ہم بلائین اسکی لیتے ہین
بلاگردان ہین ہم۔ اسکی بلا پر جان دیتے ہین

۱۹۶
بلاغت سے سخندانون نے ایسا حوصلہ پایا
مگر اس طرز سے اپنا دلِ محتاط گھبرایا
بیان وہ کر گئے بے خوف انکے وہم جو آیا
سہارے کے لئے سر پر ہوا اس الف کا سایا

وِلا یہ زلف خود محتاط ہے اپنی درازی مین
ہمین حدِ ادب ملحوظ ہے مدحت طرازی مین

## دَہانِ مُبارک

۱۹۷
دہن کے نقش کا قصد اے وِلا ہر چند تھا اپنا
بھروسہ تھا ہمین ممدوح دانشمند تھا اپنا
مگر اُس بیدہانی سے یہان منھ بند تھا اپنا
اصولِ راقمِ[1] یکتا کا دل پابند تھا اپنا

شہِ مانی رقم پرواز تصویرِ دہانش را
بدست آرد بجاے خامہ گر موے میانش را

۱۹۸
مرے ممدوح نے یہ سنکے فرمایا بہت اچھا
پڑا یہ خاکہ تصویر کا پایا بہت اچھا
بس اس ارشاد سے موقع بھی ہاتھ آیا بہت اچھا
ہوا ارشاد (قابو تو نے یہ پایا بہت اچھا)

ادب سے عرض کی سرکار نے موقع دیا مجکو
اسی ارشاد سے نقشِ دہن ہاتھ آگیا مجکو

[1] راقم شیرین سخن خان. ایک مشہور استاد گذرے ہین جن سے مجکو تلمذ حاصل تھا ۱۲

| | | |
|---|---|---|
| اگلتا ہوں میں منہ سے مدح میں لعلِ بدخشانی<br>وِلا انفتی دہن سے میرے منہ پر پھر گیا پانی | ۱۹۹ | مرے منہ پر شفق پھولی ہے اور چہرہ ہے نورانی<br>برنگِ آئینہ بہزاد ہے تصویرِ حیرانی |
| مرے آگے اُسے منہ کھولنا مشکل نظر آیا<br>چھٹی مہتاب جب منہ پر تو ناکامی سے گھبرایا | | |
| ولا در حسنِ تعریفِ دہانِ او دہن دارم<br>دہن وا تر کند از لطف و من ذوقِ سخن دارم | ۲۰۰ | ندارد ہیچکس ذوقِ ثنائے او کہ من دارم<br>مگر انگشتِ حیرت در دہانِ خویشتن دارم |
| لعابے از دہانش ریخت کز آبش وضو کردم<br>دہن چون باز کرد او من دعا را آرزو کردم | | |
| کروں کس منہ سے تعریفِ دہانِ پاک اے سرور<br>حفاظت ملکِ دندان کی یہی کرتا ہے سرتاسر | ۲۰۱ | بہت آسان ہے کہدوں میں اسکو حقہ گوہر<br>حکومت اسکی ہے شام و سحر بتیس گوہر پر |
| لبوں کے قبضۂ قدرت میں ہر اک کام ہے اسکا<br>وجودِ لب سے عالم کی زبان پر نام ہے اس کا | | |
| سُنا جب ہم نے نغمہ آج منقارِ عنادل سے<br>ملا رازِ نہاں کا کچھ پتا ارشادِ کامل سے | ۲۰۲ | معمائے دہن حل ہو گیا اندازِ مشکل سے<br>تحقق ہے دہن کے نقطۂ موہوم کا دل سے |
| وہ سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں جب تک نہ دل چاہے | | |

لہ دہن داشتن ۔
قابلیت داشتن ۔
لہ دہن باز کردن ۔
مشکل کردن و پریدن ۔
لہ دہن باز کردن ۔
ثنا لہ دہن برائے ۔

تو نہ تشبیہ بر آید از دل لب بستگان آ ہے

۲۰۳
اگر خاموش ہے قائل تو پھر غنچہ ہے یہ گویا
تعجب اسکا تھا گل ہو کے کیونکر ہو گیا غنچہ
اسی کو بلبلون نے گل کہا جب وہ ہوا گویا
دہن ہو کر کھلا راز نہان بکار دوستو عقدا

تبسم مین یہان دیکھا ہمیشہ ہم نے جب اسکو
اسی تشبیہ سے کہتے ہین شاعر غنچہ خندہ اسکو

۲۰۴
شباہت مین دہن موسیقیو نکا ہار منیم ہے
دہن مین دانت بجتے ہین تو لا غنچہ پہ شبنم ہے
تعلق اسکی تبسمی کا پردون سے مسلم ہے
سریلی اور بلند آواز زیر و بم کی ہمدم ہے

بلاغت بھی ہے اس نئی تشبیہ پر نازان
ہم اس ارگن کو کرتے ہین دہانِ پاک پر قربان

۲۰۵
دہانِ تنگ ہے حسن دہان بس یہ حقیقت ہے
بڑا مرغوب تھا طرز بیان لطفِ فصاحت ہے
بہت میٹھی تھی حضرت کی زبان فوقِ حلاوت ہے
ملائک مدح مین عذب اللسان حسنِ طلاقت ہے

دہن تنگ شکر ہے آپ کی شیرین زبانی کا
لب اپنے چاٹتے ہین ہم۔ مزا ہے خوش بیانی کا

۲۰۶
ملے دو مصرعِ لب اور دونون مصرعِ دندان
مسدس کے لیے مشکل اب باقی رہی چندان
رباعی سے دہن کی ہو گئے اہلِ سخن خندان
کہ میدار یم تضمین خط لب را لہ لب و دندان

لہ لب و دندان و دہن
بکاسہ صلاحیت انکار
دہن ۱۲

بہم نایدچو گل از خندہ اے سرخوش دہانِ ما
چہ خوش وصفِ دہان او برآمد از زبانِ ما

## لبِ مبارک

| | | |
|---|---|---|
| مصور اسے وِلاؔ تصویرِ لب کی فکر مین سب ہین<br>حقیقت ہیچ ہے انکی ہم انکو مانتے کب ہین | ۲۰۷ | مگر صنعت کو اپنی دیکھکر انگشت برلب ہین<br>لبون مین دودہ کی بو ہے ابھی وہ طفلِ مکتب ہین |

اُدہر غصّے سے وہ ہونٹھ اپنے دانتون مین چباتے ہین
اِدہر سرکار بھی ہونٹون مین اپنے مسکراتے ہین

| | | |
|---|---|---|
| فنِ تصویر مین مین نے کمال اپنا دکھایا ہے<br>لبونکا ذوق اس تصویر کے ہونٹھون مین آیا ہے | ۲۰۸ | لبِ شیرین کا نقشہ نقشِ صورت مین جمایا ہے<br>اسی تصویر کے بوسے سے لبنے ذوق پایا ہے |

لبِ شیرین کی مدحت سے ہوئی میری زبان شیرین
مزا یہ ہے ہوا مضمونِ شیرین سے بیان شیرین

| | | |
|---|---|---|
| لبِ حرف آفرین کہنے لگے اہلِ زبان لب کو<br>جو انکا لعل مُنھ سے کہدیا آتش زبان لب کو | ۲۰۹ | اسی اک وصف سے ہم مانتے ہین نکتہ دان لب کو<br>دُر افشانی سے ہم کہنے لگے گوہر فشان لب کو |

وِلاؔ یاقوتِ لب سے ہاتھ آئے گوہرِ دندان
صدف مین لعل۔ کانِ لعل مین ہین لولوِ عمّان

| | | |
|---|---|---|
| فصیحانِ عرب اس لب کو شکّر بار کہتے ہین<br>اِسی لب کو حسینانِ جہان دلدار کہتے ہین | ۲۱۰ | بلیغانِ عجم خوش حرف و خوش گفتار کہتے ہین<br>عروسانِ چمن[۱] سب غنچۂ گلنار کہتے ہین |

وِلا جب بند رہتے ہین شگوفہ نام ہے انکا
کِھلا کرتے ہین جب یہ گُل - تکلّم کام ہے اِنکا

| | | |
|---|---|---|
| جب اُسکے تشنۂ دیدار کی جان آگئی لب پر<br>لبا لب - دہان ولبا لب چشمۂ کوثر | ۲۱۱ | پلایا لب نے آبِ سرو جامِ چشم بھر بھر کر<br>کہا ہے نکتہ سنجون نے اسے جان بخش و جان پرور |

لعابِ لب سے جو دم زخم کے لب ملگئے باہم
لبِ معجز نما معجز بیان کہنے لگے پھر ہم

| | | |
|---|---|---|
| لبِ خاموش ہے تائید تیری بیدہانی کی<br>کُھلے جب لب حقیقت کُھل گئی رازِ نہانی کی | ۲۱۲ | لبِ گویا نے کی تردید تیری بیزبانی کی<br>ملے جب لب ہوئی تصدیق میری نکتہ دانی کی |

اگر اس لب کو لب جانین - دہن مفقود ہے تیرا
لبِ چشمہ اگر مانین - دہن موجود ہے تیرا

| | | |
|---|---|---|
| تبسّم می تراود در تکلّم از لبِ خندان<br>وِلا از جنبشِ لبِ غنچۂ او نشگفد چندان | ۲۱۳ | بآئینے کہ صبحے سر زند[۲] از تابشِ دندان<br>کہ گل گردد[۳] گلِ تر در نگاہِ آرزومندان |

ز حُسنِ خندہ و حُسنِ تکلّم در لبش سازے

[۱] عروسِ چمن ہر یک از گل و میوہ و شاخ تازہ رستہ و درخت میوہ دار
[۲] سر زدن - یعنی ظاہر شدن ۱۲
[۳] گل شدن و گل گردیدن - یعنی ظاہر شدن

| | | |
|---|---|---|
| | گہے نشنید کس از (خندۂ لب بستہ) آوازے | |
| لب و لہجہ سے روشن تھی تکلّم میں ترا طاقت<br>لبِ دریا کو تھی دریادلی سے لب لب خجلت | ۲۱۴ | لبِ تیغِ دودم کو تھی زبانِ تیز کی ہیبت<br>لبِ خضرا پہ روشن تھی ہلالِ لب کی ماہیت |
| | لبِ خورشید، خورشید لبِ بام از لبِ سرخش<br>لبِ شمع از دخانِ خود سیہ فام از لبِ سرخش | |
| لبِ شیریں کے صدقے میں ہوئی میٹھی زبان میری<br>زبان جب ہے ترا شکر شکن شکّرفشان میری | ۲۱۵ | مزا یہ ہے بنی منقارِ طوطی ترجمان میری<br>اثر سے اسکے کیوں میٹھی نہو یہ داستان میری |
| | اگر مل جائیں لب سمجھوں اثر شیریں بیانی کا<br>اگر کھل جائیں لب لوٹوں مزا شیریں زبانی کا | |
| | **زبانِ مبارک** | |
| یہاں وصفِ زبان میں بند ہے میٹھی زبان اپنی<br>نبی جی۔ وصف میں طوطی بنی ہے ترجمان اپنی | ۲۱۶ | زبان کھلتی۔ اگر میٹھی نہ ہوتی داستان اپنی<br>غنیمت ہے یہی چلتی نہیں جب کچھ یہاں اپنی |
| | جبینِ پاک ہے آئینۂ روشن مرے آگے<br>پیچھے بیٹھے ہیں استادِ ازل اس آڑ سے آگے | |
| ترا طوطی بگلشن شہرتِ لطفِ سخن دارد | ۲۱۷ | بتعریفِ زبانِ خود لبِ شکّرشکن دارد |

۱ لب تیغ بمعنی دہارِ تیغ ۱۲
۲ لب دریا یعنی ساحل ۱۲
۳ لب خضر [illegible]
۴ لب آفتاب بمعنی [illegible] آسمان ۱۲
۵ [illegible] خطوطِ شعاعی ۱۲
۶ خورشید لب [illegible]
[illegible] نخل [illegible] شمع بمعنی زبان شمع ۱۲

سرودِ نغمۂ بلبل نداسے در چمن دارد
نہ آن لطفے نہ این ذوقِ زبانے ہمچو من دارد

زبانم رشکِ طوطی۔ واحدعث لطفِ زبانِ او
لسانم رشکِ بلبل نغمہ سنج و استان باد

٢١٨
مین وہ نقاش ہون جسکے مقابل ہیچ ہے مانی
زبان کے ساتھ ہے لطفِ زبان کا نقش الثانی
سخن سنجی مین خلاق المعانی رشکِ خاقانی
دکھاتا ہون ولا تصویر مین لطفِ سخندانی

بنقشِ برگِ گل از رنگ و بوے اوست تصویرے
بتعریفِ سخن تصویر دارد ذوقِ تقریرے

٢١٩
ولا شاگردِ صنعت مانی و بہزاد ہین میرے
سخن سنجانِ مشہورِ عجم نقاد ہین میرے
زباندانانِ نورانی زبان استاد ہین میرے
فصیحان و بلیغانِ عرب اجداد ہین میرے

زبان کے لطف مین اہلِ زبان سے داد لیتا ہون
کمالِ نقش مین ارژنگِ چین کی داد دیتا ہون

٢٢٠
یہان وصفِ زبان مین لال ہین ساری زبان آور
کہا اہلِ سخن نے صدقِ دل سے یکزبان ہوکر
زبان ہے خشک انکی آج میری تر زبانی پر
ولا وصفِ زبانِ پاک مین رتبہ ترا برتر

وہان لوحِ زبان پر آج تصویرِ زبان اُتری
عزیزو صورتِ بہزاد خجلت سے یہان اُتری

۲۲۱
مرے لطفِ زبان کے قدردان سب نکتہ پرور ہین
مرے ذوقِ سخن پہ یکزبان سارے سخنور ہین
مرے ممدوح ختم المرسلین نبیون کے سرور ہین
حدیثین آپکی شانِ کلام اللہ کی مظہر ہین

ولاؔ مین جس زبانِ پاک کا ہون آج مدحت گر
اسی روشن زبان مین ہے کلامِ خالقِ اکبر

۲۲۲
لسانِ پاک سے ہم نے زبانِ پاک کو پایا
کلام اللہ سے جیسے کلامِ پاک ہاتھ آیا
یہان تصویر نے ہم کو ولاؔ یہ لطف دکھلایا
تصور کو ہمارا مو قلم تصویر مین لایا

زبانِ پاک مین تجنیس سے ہم کام لیتے ہین
زباندانانِ نام آور سخن کی داد دیتے ہین

۲۲۳
سخن سنجانِ کافر کیش اسکو خار کہتے ہین
عجم کے باغبان اسکو گلِ گلزار کہتے ہین
سخندانانِ یثرب خالقِ گفتار کہتے ہین
ہم اسکو اے ولاؔ تیغ نبی کی دھار کہتے ہین

زبانِ تیغ پر قائم ہوا جھنکار نام اس کا
دلِ کفار کی ہیبت بنا روشن کلام اس کا

۲۲۴
یہ بانوے دہن ہے اسکی آرایش سچائی ہے
حسین ہے اسکی صورت اور طبیعت مین صفائی ہے
اسی کا خلق مہمانِ غذا کی پیشوائی ہے
اسی کا وصف۔ اس مہمانکی آگے رہنمائی ہے

دل وجان سے ولاؔ قربان ہون مین اسکی صداقت پر

بلاغت ہے تصدّق اس کے اندازِ طلاقت پر

| | | |
|---|---|---|
| بہ برگِ گل دہم تشبیہ در گلشن زبانش را<br>فصیحانِ عرب عذب اللسان حسنِ بیانش را | ۲۲۵ | کہ دارم ہر زبان مانندِ بلبل داستانش را<br>زبانِ نازکِ او رہبرے لطفِ زبانش را |

شدم شیرین سخن از حسنِ تعریفِ زبانِ او
کہ دارد در سخن قندِ لطافت داستانِ او

| | | |
|---|---|---|
| مُقرنس ہے یہ لعلِ بے بہا یاقوتِ رُمّانی<br>ٹپکتی ہے لطافت۔ آبداری جس طرح پانی | ۲۲۶ | عجب یہ ہے نہایت نرم ہے یہ گوہرِ کانی<br>یہ لوزِ زعفرانی ہے کہ فالودہ ہے نورانی |

بہت دلچسپ ہے لطفِ زبان سے داستاں اپنی
وِلا اس بحر میں ہوئی دُھلائی ہے زبان اپنی

| | | |
|---|---|---|
| زبانِ حال سے سرور کی۔ زبانِ قال کا جوہر<br>اُسی کا حکم دیتے تھے عمل تھا آپ کا جس پر | ۲۲۷ | زبانِ قال میں قوت اسی جوہر سے سرتاسر<br>اُسی سے روکتے تھے جس سے خود محفوظ تھے سرور |

زبان سے آپ جو کہتے تھے اسکو کر دکھاتے تھے
عمل کو اپنی اُمّت کے لئے سُنّت بناتے تھے

| | | |
|---|---|---|
| نیامِ لب سے یہ تیغِ زبان جسدم نکلتی تھی<br>بگڑ کر مشرکوں کے قتل پر جب وہ مچلتی تھی | ۲۲۸ | صفِ کفّار پر وہ الامان بے طرح چلتی تھی<br>پناہِ رحم ملتی تھی تو پھر وہ سر سے ٹلتی تھی |

زخمِ شمشیرِ ابروئے سیہ اچھا ہو نہین سکتا
وِلا تیغِ زبان کا زخم اچھا ہو نہین سکتا

کھلی رہتی تھی سرورکی زبان حاجت روائی پر
ترازو کی زبان قربان تھی اسکی سچائی پر
۲۲۹
کُھلی رہتی تھی مخلوقِ خدا کی رہنمائی پر
کیا کرتی تھی وہ لعنت ہمیشہ بیوفائی پر

زبان جب دیکھئے سمجھو کہ ہوگئی رہا ایضا
زبانِ پاک کو بدلے ہوے ہم نے نہین دیکھا

زبان پہ وہ کبھی لاتے نہ تھے احوالِ رنج و غم
زبان رکھتے تھے اپنے منہ مین گرچہ سرورِ عالم
۲۳۰
پکڑتے تھے زبان قاصد کی ہنستے تھے کبھی ہم
مگر چلتی زبان اُنپر تو وہ ہوتے نہ تھے برہم

بعرضِ خود زبانش می یافت ہر کس در حضورِ او
زبانِ او نمی لغزید از ذاتِ صبورِ او

زبانِ خلق پر ہے یہ زبان حسنِ بلاغت سے
نہ ہوتی تھی سماعت پر گران فرطِ لطافت سے
۲۳۱
بہت میٹھی تھی سرور کی زبان وصفِ فصاحت سے
وِلا ممتاز تھا حسنِ بیان لطفِ طلاقت سے

دلِ من از زبانش بیش ازین چیزے نمی جوید
کہ تصویرِ زبان بر صنعتم احسنت می گوید

## آوازِ مبارک

لفظ زبان یافتن اجازت
سخن یافتن ایضاً
لفظ زبان نصیحت
وارد شدن در مرتبہ

۲۳۲ بلند آوازہ ام و رد سر از تصویر آوازش
ولا اعجاز ہست من فداے حسن اعجازش
چہ تصویریست کہ صناع ازل نمود پردازش
کہ آوردم بدست آوازہ با حسنِ اندازش

چہ آوازے کہ آوازم فداے [illegible] توصیفش
نداے ہاتفِ غیبی صداے حسن تعریفش

۲۳۳ قلم سے رس بھری آواز کی تصویر ہے مشکل
صفاتِ خوبیٔ آواز کی تحریر ہے مشکل
سہانے خواب کی اس خواب مین تعبیر ہے مشکل
ولا اس آیتِ آواز کی تفسیر ہے مشکل

گراموفون اگر ہوتا تو پھر ہم اس مین بھر لیتے
چڑھا کر چرخ پر ارباب محفل کو سنا دیتے

۲۳۴ یہ وہ تصویر ہے جسکی نظر آتی نہین صورت
اسی سے ہم کو ہاتھ آئی ہی جس صوتی کی نعمت
سنا دیتی ہے یہ کانونکو اس الحان کی کیفیت
نظر آتی ہے اس تصویر مین اللہ کی قدرت

گراموفون کی ریکارڈ کی اس مین شباہت ہے
مگر وہ جسم مصنوعی ہے یہ جانِ بلاغت ہے

۲۳۵ دہانِ پاک سے ہم نے زبانِ پاک جب پائی
ولا میٹھی زبان سے کان مین آواز جب آئی
زبانِ پاک سے قوت طلاقت کی نظر آئی
صداے خوش کے سننے پر طبیعت اپنی للچائی

وہان سرورِ کلام اللہ مین محوِ قرارت تھے

یہان ہم گوش برآواز مشتاق سماعت تھے

۲۳۶
پریزادونکی آوازین کوئی موٹی کوئی پتلی
مغنی کی صدا کوئی اکہری اور کوئی دہری
حسینونکی صداؤن مین کوئی بھاری کوئی ہلکی
نواسنجانِ گلشن سے کوئی اونچی کوئی نیچی

مرے سرور تری آواز پیاری ہے سُریلی ہے
حسین و خوبصورت رس بھری ستھری رسیلی ہے

۲۳۷
مرے کانون مین جب سرکار کی آواز آتی ہے
نکلتی ہی نہین نکلی تو ایسی تھرتھراتی ہے
وِلا ہیبت سے پھر آواز اپنی بھول جاتی ہے
کسی کے کان مین دقت سے وہ آواز جاتی ہے

بیان مشکل ہے اس آواز کی تصویر ہے آسان
یہان لوح و قلم تصویرِ الحان بنکے ہین حیران

۲۳۸
ہوا شیرین بیانی مین بلند آوازہ طوطی
وِلا حق سرّہ سے سرو کی عاشق بنی قمری
چمن کے گلبنون مین دھوم ہے بلبل کے نغمے کی
زبانِ خلق پر ضرب المثل ہے لحنِ داؤدی

حرم مین جب رسولِ دوسرا پڑھنے لگے قرآن
قرارت کی خوش الحانی پہ یہ چارون ہوے قربان

۲۳۹
بلاغت نے دیا ہے صوتِ دلکش کا لقب اسکو
فصیحانِ عجم کہنے لگے مخلوقِ لب اسکو
سمجھتے ہین سخن افروز معیارِ طرب اسکو
بلند آواز کہتے ہین بلیغانِ عرب اسکو